49719 ـ والد بڑھاپے کی بنا پر بہکی باتیں کرنا لگا اور اسی حالت میں بیوی کو طلاق دے دی تو کیا یہ طلاق واقع ہو جائیگی اور کیا وہ باپ کو اولڈ ہاؤس میں داخل کرا دیں ؟

سوال

میرے والد صاحب فراش ہیں، اور انہیں کئی ایك بیماریاں لاحق ہیں بعض اوقات اپنی عقل بھی کھو بیٹھتے ہیں اور بعض اوقات و اپنا مال اور روپے گننا شروع کر دیتے ہیں، اسی طرح وہ دین کو بہت زیادہ برا کہتے ہیں، ان کی نظر بھی کمزور ہو چکی ہے، یہ علم میں رہے کہ وہ بالکل نہیں سن سکتے اور بستر پر ہی اکثر پیشاب کر کے زمین پر پھینك دیتے ہیں اور جب ہم ان کے پاس جا کر دریافت کریں تو کبھی انکار کر دیتے ہیں اور کبھی کچھ.
ایك بار میری والدہ نے وضو کیا تو والد صاحب نے انہیں آواز دی جب وہ گئی تو والد نے ان پر پیشاب چھڑك دیا والدہ نے انہیں ڈانٹا اور منع کیا تو والد صاحب کہنے لگے میں تجھے طلاق دے دونگا، اور کچھ دیر کے بعد کہنے لگے: تجھے طلاق.
برائے مہربانی ہمیں یہ بتائیں کہ کیا یہ طلاق ہو گئی ہے یا نہیں ؟
اور ہم والد صاحب کے ساتھ کیا سلوك کریں کیونکہ وہ بہت ہی بری حالت کو پہنچ چکے ہیں جو ناقابل برداشت ہے کیا ہم انہیں اولڈ ہاؤس میں جمع کرا دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ کے والد کے تصرفات سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑھاپے کی بنا پر اس مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں جس میں آ کر شرعی تکلیفات ساقط ہو جاتی ہیں، اس لیے انہیں نہ تو نماز کی ادائیگی کا حکم دیا جائیگا، اور نہ ہی روزہ رکھنے کا، اور نہ ہی ان کی قسم واقع ہوگی اور نہ ہی نذر اور طلاق.

اور اگر آپ لوگ ان کے تصرفات اور معاملات پر صبر و تحمل کر سکتے ہیں تو اس میں بہت اجروثواب ہے آپ ضرور صبر سے کام لیں، اور اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے تو پھر آپ کے لیے انہیں اولڈ ہاؤس جہاں بوڑھے اشخاص کی دیکھ بھال کی جاتی ہے لے جانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن وہاں داخل کرانے کے بعد آپ مستقل طور پر انہیں دیکھنے ضرور جایا کریں، اور ان کی مالی و معنوي اور باقی ضروریات بھی حسب استطاعت پوری کریں.

اور یہ علم میں رکھیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ کو وصیت کی ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوك کریں، اور خاص کر جب وہ بوڑھے ہو جائیں کیونکہ انہیں اس وقت دیکھ بھال کی شدید ضرورت ہوتی ہے، اور اللہ سبحانہ و

تعالى نے والدين كو ڈانٹنے اور ان كے ساتھ برا فعل اور قول كے ساتھ برا سلوك كرنے سے منع فرمايا ہے حتى كہ اف كا لفظ بهى كہنے سے منع كيا.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تيرا پروردگار صاف صاف حكم دے چكا ہے كہ تم اس كے سوا كسى اور كى عبادت نہ كرنا، اور ماں باپ كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آنا، اگر تيرى موجودگى ميں ان ميں سے كوئى ايك يا دونو بڑھاپے كو پہنچ جائيں تو ان كے آگے اف تك نہ كہنا، نہ انہيں ڈانٹ ڈپٹ كرنا، بلكہ ان كے ساتھ ادب و احترام سے بات چيت كرنا

اور عاجزى اور محبت كے ساتھ ان كے سامنے تواضع كا بازو پست ركھے ركھنا، اور دعا كرتے رہنا كہ اے ميرے پروردگار ان پر ويسا ہى رحم كر جيسا انہوں نے ميرے بچپن ميں ميرى پرورش كى ہے الاسراء (23 - 24).

شيخ عبد الرحمن السعدى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

اللہ سبحانہ و تعالى نے حقوق اللہ كى ادائيگى كے بعد والدين كے حقوق ادا كرنے كا ذكر كرتے ہوئے فرمايا ہے:

اور والدين كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آؤ .

يعنى والدين كے ساتھ ہر معاملہ ميں احسان كروا ور حسن سلوك سے پيش آؤ چاہے وہ قول ہو يا فعل كيونكہ والدين ہى بندے كے وجود كا سبب ہيں، اور والدين كو اپنے بيٹے كى محبت اور حسن سلوك كا حق ہے كہ بيٹا اپنے والدين كے ساتھ محبت كرے اور ان سے حسن سلوك كے ساتھ پيش آئے، اور يہ قرب حق كى تاكيد اور نيكى و احسان كے وجوب كا متقاضى ہے.

پھر فرمايا:

اگر تمہارى موجودگى ميں ان ميں سے كوئى ايك يا وہ دونوں بڑھاپے كى عمر كو پہنچ جائيں .

يعنى: جب وہ بڑھاپے كى اس عمر كو پہنچ جائيں جس ميں اعضاء كمزور ہو جاتے ہيں اور وہ دونوں نرمى و حسن سلوك كے محتاج ہوتے ہيں جو كہ معروف ہے تو

انہيں اف كے الفاظ تك بهى نہ كہو .

كيونكہ يہ بهى تكليف دہ ہے، اللہ سبحانہ و تعالى نے اس چھوٹى سى اذيت والى چيز كو ذكر كر كے يہ بتايا ہے كہ والدين كو ادنى سى بهى تكليف نہيں دينى چاہيے.

اور نہ ہی ان کی ڈانٹ ڈپٹ کرو .

یعنی: انہیں مت ڈانٹ پلاؤ اور ان کے ساتھ سخت کلامی سے مت پیش آؤ.

اور انہیں اچھی اور نرم بات کہو .

یعنی والدین کے ساتھ ایسے لہجہ اور الفاظ میں بات کرو جسے وہ پسند کریں، اور ان کے ساتھ بات چیت کرنے میں ادب و احترام کو ملحوظ رکھو، اور والدین کے ساتھ بات کرتے ہوئے نرم لہجہ رکھ کر اچھی بات کرو جو ان کے دلوں کو لذت دے اور ان کے دل مطمئن ہو جائیں، اور یہ چیز اوقات اور حالات مختلف ہونے سے مختلف ہو گی.

اور ان کے لیے عاجزی و انکساری کے بازو پست کیے رکھو .

یعنی: ان کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے تواضع اور نرمی اختیار کرو تا کہ تمہیں اجروثواب حاصل ہو، اس لیے نہیں کہ تم ان دونوں سے خوفزدہ ہو یا پھر ان سے امید رکھتے ہو اس طرح کے دوسرے مقاصد جن کی بنا پر بندے کو اجروثواب حاصل نہیں ہوتا.

اور ان کے لیے یہ دعا کرتے رہا کرو اے میرے پرروردگار ان دونوں پر رحم فرما .

یعنی: ان کے لیے ان کی زندگی میں بھی اور فوت ہونے کے بعد بھی رحمت کی دعا کرتے رہا کرو، تا کہ بچپن میں انہوں نے جو آپ کی تربیت کی تھی اس کی جزاء دے سکو.

اس سے یہ سمجھ آتی ہے کہ جتنی تربیت زیادہ ہوگی والدین کا حق بھی اتنا ہی زیادہ ہو جائیگا، اور اسی طرح اگر والدین کی بجائے کوئی اور شخص کسی کی تربیت و پرورش کا ذمہ دار بنتا ہے تو اسے تربیت کا حق ادا کرنا چاہیے "

دیکھیں: تفسیر السعدی (407 - 408).

واللہ اعلم .